

درِ عبرت

اندلس کے ایک مشہور عالم و بزرگ کا عبرت خیز واقعہ اور حیرت انگیز انجام

PDFBOOKSFREE.PK

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ
مفتی اعظم پاکستان

مکتبہ معارف القرآن کراچی
(Quranic Studies Publishers)

جملہ حقوق طبع و نشر محفوظ ہیں

باہتمام : خیر شفاق قاسمی

طبع جدید : محرم الحرام ۱۴۳۳ھ مطابق دسمبر ۲۰۱۱ء

مطبع : احمد برادرز پرٹرز، کراچی۔

ناشر : مکتبہ دارالعلوم کراچی

(QuranicStudies Publishers)

فون : 92-21-35031565, 35123130

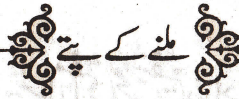
ای میل : info@quranicpublishers.com

mm.q@live.com

وب سائٹ :

ONLINE
SHARIAH.com

آن لائن خریداری کے لئے تعریف لائیں۔



- | | |
|-------------------------------|---------------------------------|
| ✽ مکتبہ دارالعلوم، کراچی | ✽ بیت العلوم، لاہور |
| ✽ ادارۃ المعارف، کراچی | ✽ مکتبہ رحمانیہ، لاہور |
| ✽ دارالاشاعت، کراچی | ✽ مکتبہ سید احمد شہید، لاہور |
| ✽ بیت القرآن، کراچی | ✽ مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ |
| ✽ بیت الکتب، کراچی | ✽ کتب خانہ رشیدیہ، راولپنڈی |
| ✽ مکتبہ القرآن، کراچی | ✽ مکتبہ اصلاح و تبلیغ، حیدرآباد |
| ✽ ادارہ اسلامیات، کراچی/لاہور | ✽ ادارہ تالیفات اشرافیہ، ملتان |

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى

لیل و نہار کا انقلاب دنیا کا عروج و نزول قوموں کی ترقی و تنزل سلف و خلف کے واقعات ایک چشم بصیرت کے لیے ہزاروں عبرتیں اپنے دامن میں رکھتے ہیں اور بآواز بلند کہہ رہے ہیں۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے الغرض تمام تاریخ عالم انہیں عبرتوں کا آئینہ ہے جس کا ایک ورق ناظرین کرام کے سامنے کھولا جاتا ہے۔ کیا خوب فرمایا ہے میرے آقا حضرت شیخ الہندؒ نے۔

انقلابات جہاں واعظ رب ہیں دیکھو ہر تغیر سے صدا آتی ہے فافہم فافہم ذیل کا عبرت آموز واقعہ علامہ دمیری کی ”حیۃ الاحیوان“ مطبوعہ مصر سے نقل کیا جاتا ہے۔

ناظر! مرو کہ مرکب مردان مرد را در سنگلاخ بادیہ چہسا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ زندان بادہ نوش تا کہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند
سن ہجری کی دوسری صدی ختم پر ہے۔ آفتاب نبوت غروب ہوئے
ابھی بہت زیادہ مدت نہیں گزری۔ لوگوں میں امانت دیانت اور تدبیر و تقویٰ

کا عنصر غالب ہے، اسلام کے ہونہار فرزند جن کے ہاتھ پر اس کو فروغ ہونے والا ہے۔ کچھ برسر کار ہیں اور کچھ تربیت پارہے ہیں۔ ائمہ دین کا زمانہ ہے۔ ہر ایک شہر علماء دین و صلحاء متقین سے آباد نظر آتا ہے۔ خصوصاً مدینۃ الاسلام (بغداد) جو اس وقت مسلمانوں کا دار السلطنت ہے اپنی ظاہری اور باطنی آرائشوں سے آراستہ ہو کر گلزار بنا ہوا ہے۔ ایک طرف اگر اس کی دلفریب عمارتیں اور ان میں گزرنے والی نہریں دل کھانے والی ہیں تو دوسری طرف علماء و صلحاء کی مجلسیں، درس و تدریس کے حلقے، ذکر و تلاوت کی دلکش آوازیں خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کی دلجمعی کا ایک کافی سامان ہے۔ فقہاء و محدثین اور عباد و زہاد کا ایک عجیب و غریب مجمع ہے۔ اس مبارک مجمع میں ایک بزرگ ابو عبد اللہ اندلسی کے نام سے مشہور ہیں، جو اکثر اہل عراق کے پیر و مرشد اور استاذ محدث ہیں۔ آپ کے مریدین کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچ چکی ہے جن کا ایک عبرت ناک واقعہ ہمیں اس وقت ہدیہ ناظرین کرنا ہے۔

یہ بزرگ علاوہ زہاد و عابد اور عارف باللہ ہونے کے حدیث و تفسیر میں بھی ایک جلیل القدر امام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کو تیس ہزار حدیثیں حفظ تھیں۔ اور قرآن شریف کو تمام روایات قرأت کے ساتھ پڑھتے تھے۔

ایک مرتبہ آپ نے سفر کا ارادہ کیا۔ تلامذہ اور مریدین کی جماعت میں سے بہت سے آدمی آپ کے ساتھ ہوئے۔ جن میں حضرت جنید بغدادی اور حضرت شبلی رحمہم اللہ بھی ہیں۔ حضرت شبلی قدس اللہ سرہ کا بیان ہے کہ ہمارا قافلہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت امن و امان اور آرام و اطمینان کے ساتھ منزل بہ منزل مقصود کی طرف بڑھ رہا تھا کہ ہمارا گزر عیسائیوں کی ایک بستی پر ہوا۔ نماز کا وقت ہو چکا تھا لیکن پانی موجود نہ ہونے کی وجہ سے اب تک

ادانہ کر سکتے تھے۔ بستی میں پہنچ کر پانی کی تلاش ہوئی۔ ہم نے بستی کا چکر لگایا۔ اس دوران میں ہم چند مندروں اور گر جاگھروں پر پہنچے جن میں آفتاب پرستوں، یہودیوں اور صلیب پرست نصرانیوں کے راہبان اور پادریوں کا مجمع تھا جن میں سے ہر شخص۔

ہر کس بخیال خویش خطے دارد

کا نمونہ بنا ہوا تھا۔ کوئی آفتاب کو پوجتا اور کوئی آگ کو ڈنڈوت کرتا تھا اور کوئی صلیب کو اپنا قبلہ حاجات بنائے ہوئے تھا۔ ہم یہ دیکھ کر متعجب ہوئے۔ اور ان لوگوں کی کم عقلی اور گمراہی پر حیرت کرتے ہوئے آگے بڑھے۔

آخر گھومتے گھومتے بستی کے کنارے پر ہم ایک کنویں پر پہنچے۔ جس پر چند نوجوان لڑکیاں پانی پلا رہی تھیں۔ اتفاق سے شیخ مرشد ابو عبد اللہ اندلسی کی نظر ان میں سے ایک لڑکی پر پڑی۔ جو اپنے خداداد حسن و جمال میں سب ہمجولیوں سے ممتاز ہونے کے ساتھ زیور اور لباس سے آراستہ تھی۔ شیخ کی اس سے آنکھیں چار ہوتے ہی حالت دگرگوں ہونے لگی۔ چہرہ بدلنے لگا۔ اسی انتشار طبع کی حالت میں شیخ اس کی ہمجولیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگے یہ کس کی لڑکی ہے؟

لڑکیاں: اس بستی کے سردار کی لڑکی ہے۔

شیخ: پھر اس کے باپ نے اس کو اتنا ذلیل کیوں بنا رکھا ہے کہ کنویں سے خود ہی پانی بھرتی ہے کیا وہ اس کے لیے کوئی مامانو کر نہیں رکھ سکتا۔ جو اس کی خدمت کرے۔

لڑکیاں: کیوں نہیں۔ مگر اس کا باپ ایک نہایت عقیل اور فہیم آدمی ہے۔

اس کا مقصد یہ ہے کہ لڑکی اپنے باپ کے مال و متاع حشم و خدم پر غرہ ہو کر کہیں اپنے فطری اخلاق خراب نہ کر بیٹھے۔ اور نکاح کے بعد شوہر کے یہاں جا کر اس کی خدمت میں کوئی قصور نہ کرے۔ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ اس کے بعد سر جھکا کر بیٹھ گئے۔ اور تین دن کامل اس طرح گزر گئے کہ نہ کچھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ کسی سے کلام کرتے ہیں۔ البتہ جب نماز کا وقت آتا ہے تو نماز ادا کر لیتے ہیں۔ مریدین اور تلامذہ کی کثیر التعداد جماعت ان کے ساتھ ہے۔ لیکن سخت ضیق میں ہیں کوئی تدبیر نظر نہیں آتی۔

حضرت شبلیؒ فرماتے ہیں کہ تیسرے دن میں نے یہ حالت دیکھ کر پیش قدمی کی اور عرض کیا کہ اے شیخ! آپ کے مریدین آپ کے اس مستمر سکوت سے متعجب اور پریشان ہیں کچھ تو فرمائیے کیا حال ہے۔

شیخ: (قوم کی طرف متوجہ ہو کر) میرے عزیزو! میں اپنی حالت تم سے کب تک چھپاؤں۔ پرسوں میں نے جس لڑکی کو دیکھا ہے، اس کی محبت مجھ پر اتنی غالب آچکی ہے کہ میرے تمام اعضاء و جوارح پر اسی کا تسلط ہے، اب کسی طرح ممکن نہیں کہ اس سر زمین کو میں چھوڑ دوں۔

۱۔ سردار کا لڑکی کو باہر نکالنا اور کنویں پر بھیجنا اگرچہ بے شبہ مذموم و تاروا تھا۔ مگر ساتھ ہی اس کا لڑکی کے اخلاق اور خاندان کی اطاعت کا خیال ضرور قابلِ داد ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس سے عبرت حاصل کریں اور میکہ کی بود و باش میں لڑکیوں کے اخلاق خراب نہ ہونے اور ان کو سسرال کے آداب اور خاندان کی اطاعت کا سبق دیں۔ ۱۲۔

برخیزم ز سر کوئے تو تاجاں دارم

در رسد کار بجال از سر جاں برخیزم

حضرت شبلیؒ: اے ہمارے سردار۔ آپ اہل عراق کے پیر و مرشد، علم و فضل اور زہد و عبادت میں شہرہ آفاق ہیں آپ کے مریدین کی تعداد بارہ ہزار سے متجاوز ہو چکی ہے بطفیل قرآن عزیز ہمیں اور ان سب کو رسوائہ کیجئے۔

شیخ: میرے عزیزو! میرا اور تمہارا نصیب، تقدیر خداوندی ہو چکی ہے مجھ سے ولایت کا لباس سلب کر لیا گیا اور ہدایت کی علامات اٹھالی گئیں۔ یہ کہہ کر رونا شروع کیا اور کہا ”اے میری قوم! قضا و قدر نافذ ہو چکی ہے اب کام میرے بس کا نہیں ہے۔“

حضرت شبلیؒ: فرماتے ہیں کہ ہمیں اس عجیب واقعہ پر سخت تعجب ہوا اور حسرت سے رونا شروع کیا۔ شیخ بھی ہمارے ساتھ رو رہے تھے۔ یہاں تک کہ زمین آنسوؤں کے اُمڈ آنے والے سیلاب سے تر ہو گئی۔ اس کے بعد ہم مجبور ہو کر اپنے وطن بغداد کی طرف لوٹے، لوگ ہمارے آنے کی خبر سُن کر شیخ کی زیارت کے لئے شہر سے باہر آئے اور شیخ کو ہمارے ساتھ نہ دیکھ کر سبب دریافت کیا، ہم نے سارا واقعہ بیان کیا۔ واقعہ سُن کر لوگوں میں کھرام مچ گیا۔ شیخ کے مریدوں میں سے کثیر التعداد جماعت تو اسی غم و حسرت میں اُسی وقت عالم آخرت کو سدھار گئی۔ اور باقی لوگ گڑگڑا کر خدائے بے نیاز کی بلد گاہ

میں دُعائیں کر رہے ہیں کہ مقلب القلوب! شیخ کو ہدایت کر اور پھر اپنے مرتبہ پر لوٹا دے۔ اس کے بعد تمام خانقاہیں بند ہو گئیں۔ اور ہم ایک سال تک اسی حسرت و افسوس میں شیخ کے فراق میں لوٹتے رہے۔ ایک سال کے بعد جب ہم مریدوں نے ارادہ کیا کہ چل کر شیخ کی خبر لیں۔ کہاں ہیں اور کس حال میں ہیں۔ تو ہماری ایک جماعت نے سفر کیا۔ اور اس گاؤں میں پہنچ کر وہاں کے لوگوں سے شیخ کا حال دریافت کیا۔ گاؤں والے: وہ جنگل میں خنزیر (سور) چرا رہا ہے۔

ہم: خدا کی پناہ یہ کیا ہوا؟ -

گاؤں والے: اُس نے سردار کی لڑکی سے منگنی کی تھی۔ اس کے باپ نے اس شرط پر قبول کر لیا۔ اور وہ جنگل میں سور چرانے کی خدمت پر مامور ہے۔

ہم: یہ سن کر ششدر رہ گئے اور غم سے ہمارے کلیجے پھٹنے لگے۔ آنکھوں سے بیساختہ آنسوؤں کا طوفان اُمنڈنے لگا بمشکل دل تھام کر اُس جنگل میں پہنچے جہاں وہ سور چرا رہے تھے۔ دیکھا تو شیخ کے سر پر نصاریٰ کی ٹوپی ہے اور گلے میں زنار باندھی ہوئی ہے اور اس اعصاب پر ٹیک لگائے ہوئے خنزیروں کے سامنے کھڑے ہیں جس سے وعظ اور خطبے کے وقت سہارا لیا کرتے تھے جس نے ہمارے زخموں پر نمک پاشی کا کام کیا۔ شیخ نے ہمیں اپنی طرف آتے دیکھ کر سر جھکا لیا۔ ہم نے قریب پہنچ کر ”السلام علیکم“ کہا۔

شیخ: (کسی قدر دبی زبان سے) وعلیکم السلام۔

شبلی: اے شیخ! اس علم و فضل اور حدیث و تفسیر کے ہوتے ہوئے آج تمہارا کیا حال ہے؟

شیخ: میرے بھائیو! میں اپنے اختیار میں نہیں۔ میرے مولانا جس طرح چاہا مجھ میں تصرف کیا۔ اور اس قدر تقرب کے بعد جب چاہا کہ مجھے اپنے دروازہ سے دور پھینک دے تو پھر اس کی قضا کو کون ٹالنے والا تھا۔ اے عزیز و اخدائے بے نیاز کے قہر سے ڈرو۔ اپنے علم و فضل پر مغرور نہ ہو۔ اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا: اے میرے مولا! میرا گمان تیرے بارے میں ایسا نہ تھا کہ تو مجھ کو ذلیل و خوار کر کے اپنے دروازے سے نکال دے گا۔ یہ کہہ کر خدا تعالیٰ سے استغاثہ کرنا اور رونا شروع کر دیا۔ اور آواز دی کہ اے شبلی! اپنے غیر کو دیکھ کر عبرت حاصل کر (حدیث میں ہے) ”السَّعِيدُ مَنْ وَعَظَ بِغَيْرِهِ“ یعنی نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔

شبلی: (رونے کی وجہ سے لکنت کرتی ہوئی آواز سے نہایت دردناک لہجہ میں) اے ہمارے پروردگار ہم تجھ ہی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ اور تجھ ہی سے استغاثہ کرتے ہیں۔ ہر کام میں ہم کو تیرا ہی بھروسہ ہے۔ ہم سے یہ مصیبت دفع کر دے کہ تیرے سوا کوئی دفع کرنے والا نہیں۔

خزیر اُن کا رونا اور ان کی دردناک آواز سنتے ہی سب کے سب وہیں جمع ہو گئے اور زمین پر مرغ بھل کی طرح لوٹنا اور چلنا شروع کیا اور اس زور سے چیخے کہ ان کی آواز سے جنگل اور پہاڑ گونج اُٹھے۔ یہ میدان میدانِ حشر کا نمونہ بن گیا۔ ادھر شیخ حسرت کے عالم میں زار زار رو رہے تھے۔

شبلی: رُشاً آپ حافظ قرآن تھے۔ اور قرآن کو ساتوں قرأت سے پڑھا

کرتے تھے۔ اب بھی اس کی کوئی آیت یاد ہے؟
 شیخ: اے عزیز! مجھے تمام قرآن میں دو آیتوں کے سوا کچھ یاد نہیں رہا۔
 شبلی: وہ دو آیتیں کونسی ہیں؟
 شیخ: ایک تو یہ ہے:

وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَالَهُ مِنْ مُكْرِمٍ إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ
 (الحج: ۱۸)

(جس کو اللہ ذلیل کرتا ہے، اس کو کوئی عزت دینے والا نہیں،
 بیشک اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے)
 اور دوسری یہ ہے:

وَمَنْ يَبْدَلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ
 (جس نے ایمان کے بدلے میں کفر اختیار کیا تحقیق وہ سیدھے
 راستہ سے گمراہ ہو گیا)

شبلی: اے شیخ آپ کو تیس ہزار حدیثیں مع اسناد کے بر زبان یاد تھیں اب
 ان میں سے بھی کوئی یاد ہے؟
 شیخ: صرف ایک حدیث یاد ہے یعنی:
 مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ قَاتِلُوهُ

(جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کو قتل کر ڈالو)

شبلی: ہم یہ حال دیکھ کر بصد حسرت دیاس شیخ کو وہیں چھوڑ کر واپس
 ہوئے۔ اور بغداد کا قصد کیا۔ ابھی تین منزل طے کر پائے تھے کہ
 تیسرے روز اچانک شیخ کو اپنے آگے دیکھا کہ نہر سے غسل کر کے

نکل رہے ہیں اور باواز بلند شہادتین اَشْهَدَانُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَشْهَدَانِ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ پڑھتے جاتے تھے۔ اس وقت ہماری
مسرت کا اندازہ وہی شخص کر سکتا ہے جس کو اس سے پہلے ہماری
مصیبت اور حسرت دیاس کا اندازہ ہو۔

شیخ: (قریب پہنچ کر) ”مجھے ایک پاک کپڑا دو۔“

اور کپڑا لے کر سب سے پہلے نماز کی نیت باندھی۔ ہم منتظر ہیں کہ شیخ
نماز سے فارغ ہوں تو مفصل واقعہ سنیں۔ تھوڑی دیر کے بعد شیخ نماز سے
فارغ ہوئے اور ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھ گئے۔

ہم: اس خدائے قدیر و علیم کا ہزار ہزار شکر جس نے آپ کو ہم سے ملایا۔

اور ہماری جماعت کا شیرازہ بکھر جانے کے بعد پھر درست فرمادیا۔ مگر

ذرا بیان تو فرمائیے کہ اس انکار شدید کے بعد پھر آپ کا آنا کیسے ہوا؟

شیخ: میرے دوستو! جب تم مجھے چھوڑ کر واپس ہوئے۔ میں نے گڑگڑا کر

اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ ”خداوند! مجھے اس جنجال سے نجات دے میں

تیرا خطا کار بندہ ہوں۔“ اس سمیع الدعاء نے باایں ہمہ میری آواز سن

لی اور میرے سارے گناہ محو کر دیئے۔

ہم: شیخ! کیا آپ کے اس ابتلا (آزمائش) کا کوئی سبب تھا؟

شیخ: ہاں جب ہم گاؤں میں اُترے اور بتخانوں اور گر جاگھروں پر ہمارا گزر

ہوا۔ آتش پرستوں اور صلیب پرستوں کو غیر اللہ کی عبادت میں

مشغول دیکھ کر میرے دل میں تکبر اور بڑائی پیدا ہوئی کہ ہم مومن

موحد ہیں۔ اور یہ کم بخت کیسے جاہل و احمق ہیں کہ بے حس و بے شعور

چیزوں کی پرستش کرتے ہیں مجھے اسی وقت ایک غیبی آواز دی دی گئی۔ ”یہ ایمان و توحید کچھ تمہارا ذاتی کمال نہیں، بلکہ سب کچھ ہماری توفیق سے ہے۔ اور اگر تم چاہو تو ہم تمہیں ابھی بتلا دیں“ اور مجھے اسی وقت یہ احساس ہوا کہ گویا نحوئی جانور میرے قلب سے نکل کر اڑ گیا ہے۔ جو درحقیقت ایمان تھا۔

حضرت شبلیؒ: اس کے بعد ہمارا قافلہ نہایت خوشی اور کامیابی کے ساتھ بغداد پہنچا۔ سب مریدین شیخ کی زیارت اور ان کے دوبارہ قبول اسلام سے خوشیاں منارہے ہیں۔ خانقاہیں اور حجرے کھول دیئے گئے۔ بادشاہ وقت شیخ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا اور کچھ ہدایا پیش کیے۔

شیخ پھر اپنے قدیم مشغل میں مشغول ہو گئے۔ اور پھر وہی حدیث و تفسیر و عظ و تذکیر تعلیم و تربیت کا دور شروع ہو گیا۔ خداوند عالم نے شیخ کا بھولا ہوا علم پھر ان کو عطا فرمادیا۔ بلکہ اب نسبتاً پہلے سے ہر علم و فن میں ترقی ہے تلامذہ کی تعداد چالیس ہزار۔ اور اسی حالت میں ایک مدت گزر گئی۔ ایک روز ہم صبح کی نماز پڑھ کر شیخ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک کسی شخص نے حجرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں دروازہ پر گیا تو دیکھا کہ ایک شخص سیاہ کپڑوں میں لپٹا ہوا کھڑا ہے۔

میں: آپ کون ہیں؟ کہاں سے آئے ہیں؟ اور کیا مقصود ہے؟
 آنیوالا: اپنے شیخ سے کہہ دو کہ وہ لڑکی جس کو آپ فلاں گاؤں میں (اس گاؤں کا نام لے لے کھ جس میں شیخ مبتلا ہوئے تھے) ملے تھے آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہے۔ سچ ہے کہ جب کوئی خدا تعالیٰ کا ہو رہتا

ہے تو سارا جہاں اس کا ہو جاتا ہے۔

چوں از تو گشتی ہمہ چیز از تو گشت
چوں از تو گشتی ہمہ چیز از تو گشت
میں شیخ کے پاس گیا واقعہ بیان کیا۔ شیخ سنتے ہی زرد ہو گئے۔ اور خوف سے کانپنے لگے اس کے بعد اس کو اندر آنے کی اجازت دی۔

لڑکی شیخ کو دیکھتے ہی زار زار رو رہی ہے۔ شدت گریہ دم لینے کی اجازت نہیں دیتی کہ کچھ کلام کرے۔

شیخ: (لڑکی سے خطاب کر کے) تمہارا یہاں آنا کیسے ہوا؟ اور یہاں تک تمہیں کس نے پہنچایا؟

لڑکی: اے میرے سردار! جب آپ ہمارے گاؤں سے رخصت ہوئے اور مجھے خبر ملی۔ میری بے چینی اور بے قراری جس حد کو پہنچی۔ اس کو کچھ میرا ہی دل جانتا ہے۔ نہ بھوک رہی نہ پیاس۔ نیند تو کہاں آتی، میں رات بھر اسی اضطراب میں رہ کر صبح کے قریب ذرا لیٹ گئی۔ اور اس وقت مجھ پر کچھ غنودگی سی غالب ہوئی۔ اسی غنودگی میں، میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو یہ کہہ رہا تھا کہ اگر تو مومنات میں داخل ہونا چاہتی ہے تو بتوں کی عبادت چھوڑ دے۔ اور شیخ کا اتباع کر۔ اور اپنے دین سے توبہ کر کے شیخ کے دین میں داخل ہو جا۔

میں: (اسی خواب کے عالم میں اس شخص کو خطاب کر کے) شیخ کا دین کیا ہے؟

شخص: اس کا دین اسلام ہے؟

میں: اسلام کیا چیز ہے؟

شخص: اس بات کا دل اور زبان سے گواہی دینا کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے برحق رسول و پیغمبر ہیں۔

میں: تو اچھا میں شیخ کے پاس کس طرح پہنچ سکتی ہوں؟

شخص: ذرا آنکھیں بند کر لو۔ اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیدو۔

میں: ”بہت اچھا“ یہ کہا اور کھڑی ہو گئی۔ اور ہاتھ اس شخص کے ہاتھ میں دیدیا۔

شخص: (میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھوڑی دور چل کر) لو بس آنکھیں

کھول دو۔ میں نے آنکھیں کھولیں اپنے آپ کو دجلہ (ایک

نہر (دریا) سے جو بغداد کے نیچے بہتی ہے) کے کنارے پایا۔ اب

میں متحیر ہوں۔ اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی ہوں کہ میں چند

منٹوں میں کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔

اس شخص نے آپ کے حجرے کی طرف اشارہ کر کے کہا: ”یہ

سامنے شیخ کا حجرہ ہے وہاں چلی جاؤ۔ اور شیخ سے کہہ دو کہ آپ کا

بھائی خضر (علیہ السلام) آپ کو سلام کہتا ہے، میں اس شخص کے

اشارہ کے موافق یہاں پہنچ گئی۔ اور اب آپ کی خدمت کے لیے

حاضر ہوں مجھے مسلمان کر لیجئے۔

شیخ نے اس کو مسلمان کر کے اپنے پڑوس کے ایک حجرے میں ٹھہرا دیا،

کہ یہاں عبادت کرتی رہو۔

لڑکی عبادت میں مشغول ہو گئی۔ اور زہد و عبادت میں اپنے اکثر اقربان سے سبقت لے گئی۔ دن بھر روزہ رکھتی ہے۔ اور رات بھر اپنے مالک بے نیاز کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی رہتی ہے۔ محنت سے بدن ڈھل گیا۔ ہڈی اور چمڑے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ آخر اسی میں مریض ہو گئی۔ اور مرض اتنا ممتد ہوا کہ موت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا اور اب مسافر آخرت کے دل میں اس کے سوا کوئی حسرت باقی نہیں کہ ایک مرتبہ شیخ کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لے۔ کیونکہ جس وقت سے یہ اس حجرے میں مقیم ہے نہ شیخ نے اس کو دیکھا ہے اور نہ یہی شیخ کی زیارت کر سکی جس سے آپ چند گھڑی کے مہمان کی حسرت ویسا کا اندازہ کر سکتے ہیں جو اس وقت

تازیر لب آرنو و چشیدن نکلزارند

کا مصداق بنا ہوا ہے۔ آخر شیخ کو کہلا بھیجا کہ موت سے پہلے ایک مرتبہ

میرے پاس ہو جائیں۔

یار را گر سر پر سیدن بیمار غمت گویا خوش کہ هنوزش نفسے می آید
شیخ یہ سن کر فوراً تشریف لائے۔ جاں بلب لڑکی حسرت بھری نگاہوں سے شیخ کی طرف دیکھنا چاہتی ہے مگر آنسوؤں میں ڈبڈبائی ہوئی آنکھیں اسے ایک نظر بھر کر دیکھنے کی مہلت نہیں دیتیں، آنسوؤں کا ایک تار بندھا ہوا ہے مگر ضعف سے بولنے کی اجازت نہیں لیکن اس کی زبان بے زبانی یہ کہہ رہی ہے۔

دم آخر ہے ظالم دیکھ لینے دے نظر بھر کر

سدا پھر دیدہ تر کرتے رہنا اشک افشانی

آخر لڑکھرائی زبان اور بیٹھی ہوئی آواز سے اتنا لفظ کہا ”السلام علیکم“

شیخ: (شفقت آمیز آواز سے) تم گھبراؤ نہیں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ہماری ملاقات جنت میں ہونے والی ہے۔

لڑکی شیخ کے ناصحانہ کلمات سے متاثر ہو کر خاموش ہو گئی۔ اور اب یہ خاموشی ممتد ہوئی کہ یہ مہر سکوت صبح قیامت سے پہلے نہ ٹوٹے گی۔ اس پر کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ مسافر آخرت نے اس دار فانی کو خیر باد کہا۔ شیخ اس کی وفات پر آبدیدہ ہیں۔ مگر ان کی حیات بھی دنیا میں چند روز سے زائد نہیں رہی۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے۔ کہ چند روز کے بعد ہی شیخ اس دار فانی سے رخصت ہوئے۔ کچھ دنوں کے بعد میں نے شیخ کو خواب میں دیکھا کہ جنت کے ایک پُر فضا باغ میں مقیم ہیں۔ اور ستر حوروں سے آپ کا نکاح ہوا ہے۔ جن میں پہلی وہ عورت جس کے ساتھ نکاح ہوا یہی لڑکی ہے۔ اور اب وہ دونوں ابد الآباد کے لیے جنت کی بیش قیمت نعمتوں میں خوش و خرم ہیں۔
ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

بندہ محمد شفیع دیوبندی غفرلہ

محرم ۱۴۳۰ھ

تصانیف: حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم پاکستان

تفسیر و علوم القرآن

- ☆ معارف القرآن ۹ جلد کا
- ☆ دستور قرآنی
- ☆ قصص معارف القرآن
- ☆ مسائل معارف القرآن
- ☆ Ma'ariful Quran-8 Vols
- ☆ Quranic Constitution of State
- ☆ Tafseer Surah Al-Fatiha

حدیث و علوم حدیث

- ☆ الازیاد الیسی علی الیانج الیسی
- ☆ التفریح بما تواتر فی نزول الیسی
- ☆ اخلاف ام شقائق
- ☆ مجمل حدیث (مترجم)
- ☆ ہدیۃ المہدین

فقه و علوم فقہیہ فتاویٰ

- ☆ آلاء جدیدہ
- ☆ اسلام اور موسیقی
- ☆ اسلام کا نظام اراضی
- ☆ اسلام کا نظام تقسیم دولت
- ☆ اسلام میں مشورہ کی اہمیت
- ☆ اسلامی ذبیحہ
- ☆ فتوح الہند
- ☆ انسانی اعضاء کی پیوندکاری
- ☆ اوزان شرعیہ
- ☆ ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں
- ☆ بیہ زندگی
- ☆ پروڈنٹ فخر پر زکوٰۃ کا مسئلہ
- ☆ تصویر کی شرعی حیثیت
- ☆ جہاد فضائل و مسائل
- ☆ جواہر الفقہ کامل سیٹ
- ☆ مجمل حدیث متعلقہ حرمت سود
- ☆ خطبات جمعہ و عیدین
- ☆ رفیق سفر
- ☆ روایت ہلال
- ☆ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کامل ۲ جلد

☆ قرآن میں نظام زکوٰۃ

- ☆ مسئلہ سود
- ☆ نماز مترجم جدید (عجمی)
- ☆ ووٹ کی شرعی حیثیت
- ☆ Provident Fund
- ☆ The Issue of Interest
- ☆ Life Insurance
- ☆ Jihad
- ☆ Distribution of Wealth in Islam
- ☆ Islam on grafting of Human organs

عقائد

- ☆ ختم نبوت
- ☆ سنت و بدعت
- ☆ مسئلہ ختم نبوت

تصوف و طریقت

- ☆ آداب الشیخ والمرید
- ☆ اے ایمان والو!
- ☆ تسہیل قصد السبیل
- ☆ تصرف کی حقیقت
- ☆ گناہ بے لذت
- ☆ مجالس حکیم الامت
- ☆ مصیبت کے بعد راحت
- ☆ موت کے وقت شیطانی وحوکہ
- ☆ درس عبرت
- ☆ دل کی دنیا
- ☆ ذکر اللہ
- ☆ رخصت کے بندے
- ☆ میرے والد ماجد اور ان کے محرابِ عملیات
- ☆ نجات المسلمین
- ☆ وحدت امت
- ☆ وصیت نامہ
- ☆ Sins the Produce Nothing
- ☆ The World Within
- ☆ Remembrance of Allah & Darood-o-Salam

آداب و احکام

- ☆ آداب المساجد
- ☆ آداب التبیح
- ☆ احکام حج
- ☆ احکام دعا
- ☆ احکام تاریخ و قربانی
- ☆ احکام و خواص بسم اللہ
- ☆ شب براءت
- ☆ How to perform Hajj
- ☆ The Laws of Dua
- ☆ History of Qurbani

سیرت و سوانح

- ☆ مختصر امن و سلامت
- ☆ چند عظیم شخصیات
- ☆ دوشہید
- ☆ رسالت محمدی کاشفات بڈریا اعجاز قرآنی
- ☆ سیرت خاتم الانبیاء
- ☆ سیرت رسول اکرم
- ☆ ہمید کر بلا
- ☆ مقام صحابہ
- ☆ مکاتیب حکیم الامت
- ☆ ملفوظات امام باک
- ☆ نعمات
- ☆ نقوش و آثار

خطبات و مواظبت

- ☆ خطبات مفتی اعظم
- ☆ دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے اصول
- ☆ علی کفول
- ☆ مقالات مفتی اعظم